مکہ مکرمہ سے نیلم و کنہار کی وادیوں تک

حافظ عبدالمحسن حسن اسلام آباد

مکہ کی وادیوں میں ابھی تک پہلی وحی ﴿اقرأ باسم ربک الذی خلق﴾ کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی تھی کہ جبرائیل ﴿یا ایھا المدثر قم فانذر﴾ کا بارِ گراں لے کر نمودار ہوئے تو فوراً ہی آپ ﷺ نے کوہِ صفا پہ چڑھ کر ﴿قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا﴾ کا اعلان کر کے دعوت دین کا آغاز کر دیا۔

مرورِ زمانہ کے ساتھ دعوت وتبلیغ کا سلسلہ پھیلتا رہا' حتیٰ کہ دین حنیف کی سچی دعوت کی آواز دارِ ارقم کی چاردیواری سے نکل کر مکہ کی وادیوں میں گونجنے لگی۔ حتیٰ کہ کفر کے ایوانوں پہ لرزہ طاری ہو گیا۔ شیطان کے چیلے رحمان کے دوستوں کے مدمقابل آ کھڑے ہوئے۔ شرار بولہبی چراغ مصطفوی کو بجھانے کی ناکام کوششیں کرنے لگا۔ لیکن بقول شاعر

اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے

کے مصداق دین کی دعوت روز افزوں ترقی کرتی رہی اور اسلام آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے دین اسلام کو عام کرنے کے لیے ہر وہ طریقہ اختیار کیا جس کو اپنا کر اسلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جا سکے لیکن اس آواز کو دبانے کے لیے کفر نے بھی ہر وہ حربہ استعمال کیا کہ جس سے اس آواز کو دبایا جا سکے۔ تو ابتداء ہی سے کفر و اسلام کا مقابلہ جاری ہو گیا۔ مخالفین کی طرف سے مصائب و آلام اور مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے۔ لیکن رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پریشانیوں کا بڑی ہی خندہ پیشانی سے سامنا کیا' حتیٰ کہ اس جرم کی پاداش میں نازیبا کلمات سننا پڑے' گالیاں برداشت کیں' جسم اطہر کو زخموں سے چور کروایا' لیکن دعوت وتبلیغ کا سلسلہ ترک کرنا گوارہ نہ کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دعوتِ دین پھولوں کی کوئی سیج نہیں ہے' اس کا رستہ تو خاردار جھاڑیوں اور خاردار تاروں سے اٹا پڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان سب مشکلات کی پرواہ کیے بغیر ﴿ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة﴾ کے سنہری اصول اپناتے ہوئے اور ﴿ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا﴾ پر عمل کرتے ہوئے ایسی حکمت و دانائی کی فہم و فراست کی اور تدبر و دانشمندی سے اپنا فریضہ سرانجام دیا کہ ۲۳ سال کے مختصر عرصے میں اسلام کی نورانی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے کو منور کرنے لگیں۔

دعوت دین کا ثمر اس وقت دیکھنے کو ملا جب حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ بیالیس ہزار فرزندان توحید کا جم غفیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور تبلیغ کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔ آپ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد یہ سلسلہ مفقود نہیں ہوگا' بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین' تابعین عظام اور علماء کرام نے اس نبوی میراث کو زندہ و تابندہ رکھا۔ دین کے لیے دعوت وتبلیغ کا یہ سلسلہ چلتے چلتے برصغیر کی زمین تک آ پہنچا تو اس عظیم فریضے کو سرانجام دینے کے لیے شاہ ولی اللہ خاندان نے اپنا تن من دھن اس رستے پر قربان کر دیا۔ اس کے بعد جمعیت اہل حدیث برصغیر نے اس بارِ گراں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

پاکستان میں دین کی دعوت اور تبلیغ کے لیے جو کوششیں اور کاوشیں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے کی گئیں' وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں' کہ ابتداء ہی سے سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جید اکابرین اس قافلہ دعوت وتبلیغ کے سالار بنے۔

جب یہ بارِ گراں پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کے کندھوں پر ڈالا گیا تو انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس قافلے میں ایسی روح پھونکی کہ جس کی تازگی ملک کے کونے کونے میں بکھرتے ہوئے۔ عوام نے محسوس کی کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان صرف دینی جماعت ہی نہیں بلکہ سیاسی اور فلاحی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکی ہے۔ سیاست کا میدان ہو' دعوت وتبلیغ کا میدان ہو یا خدمت خلق اور فلاح بہبود کا میدان ہو' مرکزی جمعیت کا کردار ان شاء اللہ ہر جگہ نمایاں ہے۔

گذشتہ سال آنے والا سونامی طوفان اس میں متاثرین کی امداد اور بحالی کے منصوبے تشکیل دیئے گئے اور زبان زد عام ہیں اور اب جب وطن عزیز زلزلہ جیسے سانحہ سے دوچار ہوا تو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے اپنی سابقہ روایات کو سامنے رکھتے ہوئے متاثرین زلزلہ کی امداد خوراک' راشن' بستر' لباس اور خیموں کی صورت میں جو خدمت خلق کا کام کیا ہے' وہ ناقابل فراموش ہے۔ جماعت کی طرف جہاں لوگوں کو ہر ممکن تعاون فراہم کیا گیا ہے' وہاں متاثرین کی دینی تعلیم وتربیت کا فوری بندوبست کرتے ہوئے متاثرہ علاقوں میں ۲۰ مبلغین کا تعین کیا ہے' جو لوگوں کو عقیدہ توحید کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اخلاق و آداب کی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔ الحمدللہ جماعت کے زیر اہتمام تینوں شہروں بالاکوٹ' مظفر آباد اور باغ میں جمعیت کی خیمہ بستیوں کے علاوہ ۲۵ مختلف مساجد' خیمہ بستیوں اور اسکولز میں دعوت وتبلیغ اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ مبلغین مختلف اوقات میں جا کر لوگوں کی دین کی دعوت دے رہے ہیں اور کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے مسائل حل کرنے میں تعاون کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اکابرین کی کوششوں' کاوشوں اور محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔